سوال

(169)جنازہ آتے دیکھ کر کھڑا ہونا یا بیٹھے رہنا؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جنازہ آتے دیکھ کر کھڑا ہونا جائز ہے یا شریعت میں اس کی ممانعت پائی جاتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

بخاری و مسلم کی بہت سی احادیث ایسی ہیں جن میں جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہونے کا بیان اور حکم ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ آتا دیکھ کر کھڑے ہو جاتے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی کھڑے ہونے کا حکم فرماتے۔ جنازے کے ساتھ جانے والوں کو بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے کہ جب تک جنازہ نیچے نہ رکھ دیا جائے تب تک نہ بیٹھیں۔

عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(اذا رأیتم الجنازة فقوموا حتی تخلفکم)(بخاري، الجنائز، القيام للجنازة، ح: 1307)

''جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور کھڑے رہو یہاں تک کہ جنازہ تم سے آگے نکل جائے۔''

مذکورہ راوی سے ہی روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(إذا رأی أحدکم جنازة فإن لم یکن ماشیا معها فلیقم حتی یخلفها أو تخلفه أو توضع من قبل أن تخلفه)(ایضا، متی یقعد اذا قام للجنازة، ح: 1308)

''جب تم میں سے کوئی جنازہ دیکھے تو اگر اس کے ساتھ نہیں چل رہا ہے تو کھڑا ہی ہو جائے تاآنکہ جنازہ آگے نکل جائے یا آگے جانے کی بجائے خود جنازہ رکھ دیا جائے۔''

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

ہمارے سامنے سے ایک جنازہ گزرا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے اور ہم بھی کھڑے ہوگئے۔ پھر ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ تو یہودی کا جنازہ تھا! آپ نے فرمایا:

(اذا رایتم الجنازۃ فقوموا) (ایضا، من قام لجنازۃ یھودی، ح:1311)

''جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہوجایا کرو۔''

ایک حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا:

(الیست نفسا) (ایضا، ح:1312)

''کیا یہودی کی جان نہیں ہے۔''

یعنی وہ بھی تو انسان ہے ایسی ہی صورت حال میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(ان الموت فزع فاذا رایتم الجنازۃ فقوموا) (مسلم، الجنائز، القیام للجنازۃ، ح:960)

''موت تو بہت ہی گھبراہٹ میں ڈالنے والی چیز ہے تو جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہوجایا کرو۔''

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بلا امتیاز مذہب عبرت حاصل کرنے اور موت کو یاد کرنے کے لیے جنازہ دیکھ کر کھڑے ہوجانا چاہیئے۔ مذکورہ بالا احادیث کی روشنی میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور بعض دیگر ائمہ نے یہ موقف اختیار کیا کہ جنازہ دیکھ کر کھڑے ہوجانا چاہیئے۔ اور جن احادیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کراما رضی اللہ عنھم کے جنازہ دیکھ کر بیٹھے رہنے کا ذکر ہے، ان احادیث کو انہوں نے جواز پر محمول کیا ہے۔ یعنی کھڑا ہونا ضروری تو نہیں البتہ مستحب (بہتر) ہے۔

امام ابوحنیفہ، امام شافعی اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک جنازہ دیکھ کر کھڑے ہونے کی احادیث درج ذیل احادیث سے منسوخ ہیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قعد" (ایضا، نسخ القیام للجنازۃ، ح:962)

''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم (جنازہ دیکھ کر) کھڑے ہوتے تھے۔ پھر بیٹھنے لگے۔''

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے فرماتے ہیں:

(راینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام فقمنا وقعد فقعدنا) (ایضا)

''ہم نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ (جنازہ دیکھ کر) کھڑے ہوجاتے تو ہم بھی کھڑے ہوجاتے اور جب آپ بیٹھے رہنے لگے تو ہم بھی بیٹھے رہنے لگے۔''

ایک اور حدیث میں ہے:

"کان یقوم فی الجنائز ثم جلس بعد" (موطا امام مالک، الجنائز، الوقوف للجنازۃ، القیام للجنازۃ۔۔۔، ح:549)

''آپ پہلے جنازے کی خاطر کھڑے ہوتے تھے بعد ازاں بیٹھے رہنے لگے۔''

مسند احمد کی ایک حدیث میں قدرے تفصیل بھی بیان ہوئی ہے:

(کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرنا بالقیام فی الجنازۃ ثم جلس بعد ذلک وامرنا بالجلوس) (82/1)

''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جنازہ کی خاطر کھڑا ہونے کا حکم دیا تھا بعد میں آپ بیٹھنے لگے اور ہمیں بھی بیٹھنے کا حکم دیا۔''

اس قسم کی احادیث کی روشنی میں مولانا صادق سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ اب جنازہ دیکھ کر اٹھنا سنت نہیں۔ (مسلمان کا سفر آخرت، ص: 206)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک احادیث کو منسوخ قرار دینے کی ضرورت نہیں کیونکہ دونوں قسم کی احادیث میں تطبیق ممکن ہے اور دونوں قسم کی روایات پر عمل ہو سکتا ہے یعنی جنازہ دیکھ کر کھڑا ہونا ضروری تو نہیں البتہ کھڑا ہونا بہتر ہے۔ فرماتے ہیں:

(فیکون الامر بہ للندب والقعود للجواز ولا یصح دعوی النسخ فی مثل ہذا انما یکون اذا تعذر الجمع بین الاحادیث ولم یتعذر واللہ اعلم) (مسلم مع شرح النووي 310/1)

''امر (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھے رہنے کا حکم) مندوب ہونے کے لیے ہے (نہ کہ وجوب کے لیے) اور آپ کا بیٹھے رہنا جواز بیان کرنے کے لیے ہے۔ اس طرح کی احادیث میں منسوخ ہونے کا دعویٰ کرنا صحیح نہیں۔ نسخ تو وہاں قرار دیا جائے گا جہاں احادیث میں تطبیق نہ ہو سکتی ہو اور یہاں احادیث میں تطبیق متعذر (محال اور ناممکن) نہیں۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

نماز جنازہ کے مسائل، صفحہ: 428

محدث فتویٰ